فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ق
ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ط

پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو لکھتے ہیں تحریر خود اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں
یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ حاصل کریں اس کے بدلے میں حقیر معاوضہ

سندھ ساگر اکیڈمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
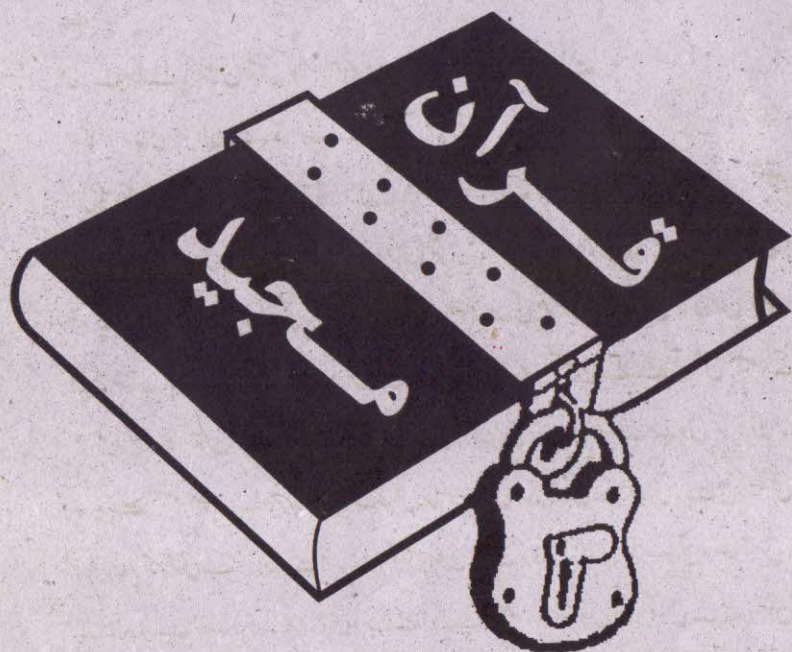
ناموس رسول، ناموس اسلام اور قرآن کی ہتک کرنے والوں کو غیر قرآنی سزا کیوں؟

قرآن حکیم کا فلسفہ جرم وسزا، معاشروں کے امن سلامتی واصلاح کیلئے اتنا تو اکسیر ہے جو اسکے نفاذ سے دنیا کی زندگی بلاشبہ جنت نظیر زندگی بنجائیگی اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ آخرت کی جنت بھی ان لوگوں کو ملیگی جنھوں نے اپنی دنیا کی زندگی کو جنت بنایا ہوگا، قرآن کے اس فلسفہ پر بہت مفصل اور ضخیم کتاب بنسکتی ہے لیکن میں یہ مضمون صرف ایک موضوع پاکستان میں ناموس رسالت ایکٹ کے حوالہ سے لکھ رہا ہوں کہ اس کیس میں قرآن حکیم کی رہنمائی کیا ہے؟۔

میرے سامنے پاکستان پینل کوڈ-1860-کا چیپٹر XV موجود ہے
جسکا شروعاتی عنوان ہے۔ مذاہب سے متعلق جرائم

اس چیپٹر میں جو دفعات 295 پھر اسی کی A-B-C، کے حروف سے مزید تین عدد شقیں ہیں جن کی سزائیں بھی جدا جدا بتائی گئی ہیں، جو بالترتیب دو سال سزاء قید، دس سال سزاء قید اور عمر قید یا سزاء موت مقرر کی گئی ہیں۔ میں یہاں حکومت کی طرف سے پاس کردہ ان سزاؤں اور انکے مقابلہ میں قرآن حکیم کی روشنی میں ان جرائم کے مرتکبین کے لئے قرآن حکیم کے فیصلے عرض کرونگا، لیکن اس سے پہلے میں قارئین کی توجہ اس المیہ کی طرف مبذول کراؤنگا کہ مدت مدیدسے مسلم ملکوں کے فرمانروالوگ عالمی سامراج کی سازشوں کے قیدی رہے ہیں، جنکی غلامانہ ذہنیت، علم وحی کے ذریعہ سے انسانوں کو ملی ہوئی عزت وقار آزادی اور معاشی ومعاشرتی برابری کے اقدار سے نابلد رہی ہے، جسکی وجہ سے وہ اپنے مسلم معاشروں اور ملکوں کے اندر بھی قانون سازی کا عمل بجاء قرآن حکیم کے، سامراجی دانشوروں کے تیار کردہ اسلام کش خرافاتی علوم کی

روشنی میں سرانجام دیتے ہیں،، ان فرمانرواؤں کا بشمول امت مسلمہ کے اکثر افراد، کا ذہنی دیوالیہ پن کچھ اسطرح ہوا ہے جو ظہور اسلام کے بعد جب اسکی فتوحات روم فارس وافریقہ تک پھیل گئیں تو اس زمانہ کی مفتوح قیصریت کسرویت اور یہودیت کے تاجداروں نے اپنی شکست کے اسباب اور مسلم امت کی قوت کے راز پر تحقیق کرائی تو انکے دانشوروں نے دین اسلام کی عامۃ الناس میں مقبولیت پانے کا راز کتاب قرآن حکیم کی معاشی سماجی اور معاشرتی تعلیمات کو قرار دیا، جسکے اندر انکی غلام ساز باشاہتوں اور وسائل رزق پر اجارہ داریوں کا خاتمہ تھا، قرآن حکیم جیسے کہ مسائل حیات کی رہنمائی کا مجموعہ قوانین کتاب ہے، اسلئے مفتوح گینگ نے اولا آپس میں مل جل کر قرآن حکیم کو صفحہ ہستی سے گم کرنے کیلئے اتحاد کیا، جبکہ دوسری طرف قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے لے رکھا ہے (9-15) اسلئے وہ مافیائی قوتیں اسمیں ناکام ہوئیں تو انہوں نے اپنے دانشوروں کو حکم دیا کہ قرآن کی اہم انقلابی اصطلاحی الفاظوں کی معنوی تحریف کی جائے، اور دنیا والوں کو امت مسلمہ کے لوگوں کو بتایا جائے اور سمجھایا جائے کہ اس کتاب کو بن سمجھے پڑھنے سے بھی ایک حرف کی عوض دس دس نیکیاں ملینگی، اور قرآن حکیم سے مسائل حیات اخذ کرنے کے بجاء، اسکے اہم شعائر کی پوجا کراؤ، مسائل کے عوض فضائل قرآن پر زیادہ توجہ دلائی جائے اور اسے بن سمجھے رٹوں کی طرح پڑھکر اسکے ختم شریف مردہ لوگوں کے ایصال ثواب کیلئے پڑھائے جائیں، جسمیں انکی نجات کا یقین دلایا جائے، اور مسائل حیات کا نصاب تعلیم، قرآنی اصلاحات کے رد میں بناکر، اسے انکے اندر رائج کیا جائے۔ جو کہ شروع والے سامراج کے پروردہ دانشوروں نے واقعتا ایسے علوم تیار بھی کرائے، پھر ہم امت مسلمہ والوں نے قرآن حکیم کو چھوڑ کر جب سے ان قرآن دشمن علوم کو داخل درس نظامی بنایا ہوا ہے، اسلئے صدیوں سے ہم اپنے اپنے علاقوں اور خطہ جات ارضی پر اغیار کے غلام بنے ہوئے ہیں، ذلت اور رسوائی ہمارا مقدر بنی ہوئی ہے۔ میں اپنی اس دعوی کہ ہمارے مسلم ملکوں کی قانون سازی اوز دیگر سیاسی معاشرتی امور کے فیصلے اسلام دشمن عالمی قوتیں ہم پر، مسلط کرتی ہیں، ہمارے ظاہری حکمران اور ادارے شوری وپارلیمنٹ وغیر دکھانے کو شوپیس ہیں، میری

اس دعویٰ کا ثبوت ان باتوں سے سمجھا جاسکتا ہے۔ یکم، برطانیہ کے جاسوس افسر ہمفرے نے اپنی ڈائری میں (خلافت ترکیہ کو توڑنے کے دنوں میں) لکھا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ایک سو سال میں دنیا بھر سے اسلام کو ختم کرنا ہے، اسکی یہ ڈائری والی کتاب مارکیٹ میں موجود ہے دوم ترکی حکومت کو توڑ کر عربوں کی کئی ریاستیں قائم کی گئیں۔ مسلم امت کے مقدس مقامات مکۃ المکرمہ اور مدینۃ الرسول پر فرقہ وہابی نامی لوگوں کو حکمران بنایا گیا جنہوں نے قرآن حکیم میں قرانات کے ناموں سے ملاوٹ کر کے اسکے کئی ایڈیشن چھپوائے ہیں بحوالہ رسالہ رشد لاہور، امریکہ کی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کی تقریر انٹرنیٹ، فیس بک پر موجود ہے کہ انہوں نے عرب کے وہابیوں کے تعاون سے کھربہا روپیوں کے خرچہ سے سوویت یونین کو توڑنے کیلئے مطلوبہ انتظامات کئے، مسلم ممالک میں سعودی حکومت اسلامی شریعت کی سمبالک اور مثالی حکومت مشہور کی گئی ہے، اسکے ان کارناموں پر غور کیا جائے جو ایک طرف عالم کفر کی قائد تنظیم نیٹو کو، معاشی برابری والی کیمونسٹ ریاست سوویت یونین کو توڑنے کیلئے، مسلم امت کے اناڑی اور بکاؤ مال اسلام دوستوں پر مشتمل القائدہ اور طالبان نامی تنظیموں کیلئے بقول ہیلری کلنٹن مین پاور تیار کر کے دینے میں مدد دیتی ہے، دوسری طرف قرآن حکیم کے متن میں ملاوٹ کر کے اللہ کے اعلان براء حفاظت قرآن (9-15) سے بغاوت بھی کر رہی ہے، اور امت مسلمہ کے مدعیان ورثہ اسلام، علماء لوگ اسکے خلاف کچھ بھی احتجاج نہیں کر رہے، شاید ڈالروں اور ریالوں کی لالچ کی وجہ سے!!! یعنی القائدہ، طالبان کے اخراجات امریکہ نے عرب وہابی حکومت کے تعاون سے سرانجام دئے) چہارم عیسائی مذہب کے آنجہانی جان پوپ پال کیتھولک فرقہ کے سربراہ نے ہندستان کے دورہ دوران یہ کہا تھا کہ اکیسویں صدی شروع ہوئی ہے یہ صدی پوری دنیا میں عیسائیوں کے عددی غلبہ کی بھی صدی ہوگی۔ محترم قارئین عالم کفر اور عالم نصرانیت کو دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے میں مسلم ملکوں کے اندر غیر قرآنی قوانین کا نفاذ اور ترویج معاون بنتا ہے، جسکی فلاسفی پر قدرے تفصیل کے ساتھ میں اپنے مضمون بنام،، غیرت ایمانی کے اظہار کا وہ طریقہ جو قرآن نے بتایا،، میں لکھ چکا ہوں اور وہ پمفلیٹ کی شکل میں چھپ چکا

ہے،، (منوشاستر کے حوالوں سے امداد صابری نے اپنی کتاب،، تاریخ جرم و سزا،، میں صفحہ 41 پر لکھا ہے کہ ہندوستان کے عہد قدیم میں مذہبی گناہوں کی سزا زندہ جلانا تھی، مطبوعہ فکشن ہاؤس لاہور) سردست یہ بات یاد رکھی جائے کہ قرآن حکیم نے جیل کی سزاء قید کسی بھی جرم کی پاداش میں مقرر نہیں فرمائی،،

قرآن حکیم نے جرائم کے صلہ میں جیل کی سزا کیوں مقرر نہیں کی؟

اولا تو جرائم پیشہ طبیعت کے لوگوں کی مزاج کے حوالہ سے انکے لئے جیل اور قید کی کوئی سزا نہیں ہوتی، میں چونکہ جیل میں رہا ہوں وہاں عادی جرائم پیشہ قیدی آزاد ہوتے وقت کہتے تھے کہ جیل تو ہمارا گھر ہے رخصتی کا ہے کی، تھوڑے ہی دنوں بعد پھر واپس آجائینگے، گلو جانوری خیر پور لقمان کا رہنے والا چور مسجد سے جوتے چرانے کے جرم میں ایک مہینہ قید کی سزا لیکر جیل میں آیا تھا تو سب نے اسے کہا کہ تیری یہ بھی کوئی سزا ہے تو اسنے کہا کہ جج نے تو بیس دن قید کی سزا دی تھی میں نے اسے منت کر کے سزا بڑھائی کہ جیل میں میرے دوست بہت ہیں کچھ تو سزا بڑھاؤ سب کی دعوتیں کھانی ہیں پھر اسنے ایک مہینہ کی،، خود مجھے ایک سال سزا قید ملی تھی میں بہت پریشان ہوا پھر کورٹ سے جب جیل پہنچا سب نے پوچھا کہ کتنی سزا لے آئے ہو؟ میں نے بتایا کہ ایک سال تو سب نے کہا کہ آپ تو ہمارے برتن خراب کرنے آئے ہو کیونکہ وہ سب سات سال دس سال چودہ سال اور عمر قید سزاؤں والے قیدی تھے، میں چونکہ مارشل لا کا قیدی تھا مجھے لاک اپ میں چار ماہ رہنے کا موقعہ ملا وہاں نئے نئے مجرم آتے تھے تو ان سے اپنے روبرو پولیس سپاہیوں کا گلا شکوہ سنتا تھا کہ تم باہر جرائم کی کمائی اکیلے کھاتے تھے ہمیں ہمارا صحیح حصہ کبھی نہیں دیا، پھر انکے آئندہ کیلئے نئے عہد و پیان بھی میں نے اپنے سامنے سنے،، میرے جیل میں جانے کا سال تو 1970ع تھا، اب چالیس سال گذر چکے ہیں اتنی ترقی ہوئی ہے جو مجرم لوگ جیلوں میں رہتے ہوئے موبائل فون کے ذریعے باہر کی جرائم پیشہ گینگ سے رابطہ میں رہتے ہیں اور باہر جرائم کرنے کی ہدایات بھی جاری

کرتے رہتے ہیں، مجھے ایک پولیس افسر نے بتایا کہ کچھ سال پہلے جو دو عدد جج صاحبان لاڑکانہ سے شکارپور کار میں جارہے تھے راستہ میں گڑھی یاسین کے قریب ڈاکوؤں نے انہیں روک کر اغوا کیا، پھر انہیں آزادی دینے کیلئے بہت مہنگا تاواں طلب کیا، جسکی ادائگی کی ان ججوں میں طاقت ہی نہیں تھی، ان دنوں کچھ ڈاکو سکھر جیل میں قید تھے پھر ہمنے ان سے بذریعہ موبائل فون باہر والے ڈاکوؤں کو سفارش کرائی جس سے انہوں نے تاوان کی رقم میں رعایت کی جس سے رقم ادائگی کے بعد جج لوگ آزاد ہوئے۔ میں نے اپنے مشاہدہ میں جیلوں کو قیدیوں کی اصلاح کے بجاء ایک حد تک مجرم ساز فیکٹری کے طور پر محسوس کیا،، مجرمانہ اور خسیس ذہنیت کے لوگوں کیلئے جیل میں روٹی کپڑا اور مکان کے بنیادی حقوق تو انہیں میسر تھے۔

قرآن حکیم نے جیل کی سزاء قید اسلئے تجویز نہیں فرمائی جو مجرم کو اس سے جسمانی ایذاء تو نہیں ہوتا، سزاء قید تو صرف حساس اور متحرک ذہن رکھنے والے لوگوں کے لئے باعث اذیت ہوسکتی ہے، لیکن جسمانی اذیت ہر قسم کے لوگوں کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے، یہ درست ہے کہ بعض لوگ جسمانی پنشمنٹ کی برداشت کے بھی عادی ہوتے ہیں لیکن قرآن حکیم کا جو حکم ہے کہ القصاص (5-45) یہ مجرم کو مجبور کردیگا کہ اسکا اگر بدلہ میں وہ عضوہ کاٹا جائے جو اسنے کسی اور کا کاٹا ہے، تو یہ کسی کے ساتھ ایسی زیادتی نہیں کریگا،،

اسلئے قرآن حکیم نے فرمایا کہ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ (5-45) یعنی جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ ناک کے بدلے ناک کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت جیسا کوئی زخم پہنچائے بدلے میں اسے بھی ایسا زخم کیا جائے،، اب قرآن حکیم کی اس سزا پر اور اسکی فلاسفی اور حکمت پر غور کیا جائے یہ ایک جامع قسم کی حکمت تو قرآن حکیم نے خود بھی سمجھادی کہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (2-179) یعنی اے عقلمندو! تمہارے لئے بدلہ لینے میں بقاء جان کا راز مضمر ہے، کیونکہ جب مجرم کو بدلہ میں برابر کی سزا، برابر کی

چوٹ دی جائیگی تو وہ اپنی جسمانی اذیت کے خیال سے پہلے تو کسی اور کو ایسا زخم اور چوٹ ہی نہیں دیگا اگر دے بھی بیٹھا ہے تو بدلہ میں سزا کھانے کے بعد جب وہ بھی کن کٹا، ناک کٹا، آنکھ سے کانا ہو کر معاشرہ میں گھومے گا تو اسکو یہ بدلہ میں ملا ہوا عیب روزانہ خوار کریگا، رسوا کریگا، جو ہمیشہ کیلئے وہ اپنی پھنے خانی بھول جائیگا، اور اسے کسی کو قتل کرنے کی پاداش میں بطور قصاص خود قتل ہونا کسی بھی صورت میں قبول نہیں ہوگا، سو جو ناموس رسالت اور بلاسفیمی لا کے ایکٹ میں آپ اوپر سزاء قید کی دس سال اور عمر قید جیل کی سزائیں پڑھ کر آئے یہ خالصتاً غیر قرآنی سزائیں ہیں۔ ہمارے ملک کے جیلوں کی تاریخ میں یہ مثال بھی گذری ہے کہ کسی سمگلر کو عدالت سے جیل کی سزاء قید ملی مجرم چونکہ اچھا خاصا مالدار تھا اسنے ایک طرف جیل حکام سے مک مکاء کیا کہ وہ اپنے بدلے میں کوئی سابندہ دیتا ہے اسے اسکے نام سے جیل میں رکھا جائے اور باہر اسنے کسی مفلوک الحال بے روزگار سے معاہدہ کیا کہ آپ میری جگہ میرے نام سے جیل کاٹیں آپ کے گھر والوں کو ماہوار اتنی رقم بطور معاوضہ دیا کروں گا، یہ اس دور کی بات ہے جب ملک میں شناختی کارڈ سسٹم جاری نہیں، ہوا تھا، مطلب کہ جیل کی سزا سے وہ مطلب حاصل نہیں ہوتا جو قرآن حکیم نے جسمانی اذیت کا موقعہ پر بروقت بطور قصاص کے تجویز کیا ہے،،۔ یہ بات تو ہوئی A -295- اور 295-C جرم کے سزاء قید کی جبکہ پورے قرآن میں کسی بھی جرم کیلئے جیل کی سزا نہیں ہے، قرآن حکیم نے ریاست اسلامی کو کہیں بھی جیل کی سزاء قید کیلئے کوئی حکم اسلئے بھی نہیں دیا جو مجرم تو قید کا عرصہ سرکاری مہمان کی طرح گذارتا ہے کبھی کبھار تو ہائی پروفائیل مجرم تو جیل میں اے کلاس اور بی کلاس میں رہ کر تھرڈ کلاس قیدیوں کو اپنے پاس بطور نوکر کرکے بھی رکھتے ہیں، نیز محکمہ جیل اور وزارت جیل، پوری کی پوری سرکاری خزانہ بجٹ کے اوپر بجاء خود ایک بوجھ ہے، بلکہ جیل ڈاکوؤں کو پالنے کی نرسری ہے اور جس مجرم کو جیل کی سزا دی جاتی ہے اسکے گھر کے افراد خانہ اپنے کمانے والے بڑے کی غیر حاضری میں جس معاشی اور معاشرتی پریشانی سے دوچار

ہوتے ہیں لگتا ایسے ہے جیسے کہ اصل قیدی افراد خانہ ہیں۔ اسکی طرف ملک کی قانون ساز
پارلیمنٹ کے ممبروں نے سزاء قید تجویز کرتے وقت کبھی خیال نہیں کیا جو انکے بنائے ہوئے
قانون سے مجرم تو مفت میں سرکاری مہمان بنا بیٹھا ہے لیکن بھگتتے وہ گھریلو بال بچے ہیں
جنہوں نے کوئی جرم نہیں کیا ہوتا، جنرل پرویز مشرف صدر پاکستان کی تو چلتی تھی جسنے
ممبروں کیلئے گریجوئیٹ کی تعلیم کا شرط لگایا مجھ سے اگر کوئی پوچھے تو میں اسمبلی ممبرون کیلئے
قانون سازی کے فلسفہ کی ڈگری کا شرط بھی عرض کروں کہ قوانین حکومت کسطرح بنائے
جاتے ہیں،، ویسے مسلم لوگوں کیلئے قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور قانون کی ضرورت ہی
نہیں ہے۔

جرم و سزا کے فلسفہ پر قرآن کی عینک سے غور کرو!

آیت کریمہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (2-179) میں جو یہ سمجھایا گیا ہے کہ
تمہارے لئے مجرم سے بدلہ لینے میں ہی معاشرہ کی بقا اور حیاتی ہے، ایک طرف چور یا ڈاکو کو
سزاء قید سے اور جیل میں رہنے سے ان لوگوں کو تو کچھ نہیں ملتا جنکو انہوں نے لوٹا ہے، ایسے
قانون پر تو غور کرنا چاہیے کہ لوٹے ہوئے لوگوں کو قانون سازوں نے کیا دلایا؟ معاشرہ سے
جرائم کی بیخ کنی تو جب ہوگی جب مجرم کو قرآن کے قانون القصاص بالقصاص کے ذریعے براہ
راست جسمانی اور مالی سزا بروقت ملے، پھر وہ ایسی سزا کی وجہ سے آئندہ کیلئے جرم کرنے کا
تصور کرتے ہی سوچ میں پڑجائے کہ اسے ایک تو بدلے میں بروقت جسمانی سزا دی جائیگی
دوسرا وہ لوٹا ہوا مال بھی واپس لیا جائیگا، تو ایسا جرم ہی کیوں کیا جائے جس سے لینے کے بجاء دینا
پڑے۔ آگے دفعہ C-295 کے جرم کی جو تفصیل لکھی گئی ہے کہ جناب رسول علیہ السلام
کے شان کے خلاف نفرت والے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنا خواہ وہ الفاظ مونہ سے
بولے جائیں یا لکھت میں لکھے جائیں یا نظر میں آنے والے اندازوں سے یا کسی لچر اور چالاکی

کے اندازے یا اصطلاح کی آڑ میں براہ راست یا بالواسطہ جس سے جناب خاتم الانبیاء علیہ
السلام کے ناموس کی بیحرمتی ہوتی ہو تو اسکو موت یا عمر قید کی سزا دی جائیگی اور وہ جرمانہ کی سزا
کا بھی مستحق ہوگا،،
جناب قارئین! ہم جملہ افراد امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ، قرآن اور جناب خاتمی
المرتبت رسول علیہ السلام یہ تینوں ہستییں نہایت مقدس اور واجب الاحترام ہیں جنکے شان
کے خلاف کوئی مؤمن شخص تصور بھی نہیں کر سکتا، اگر کسی بھی شخص سے ان ہستیوں کے
شان کے خلاف کچھ بھی گستاخی کا ارتکاب ہوا تو ایسا آدمی دو قسموں میں سے کوئی ایک ہوگا یا تو
وہ کافر ہوگا یا منافق، (قرآن کے حکم کے مطابق منافق بھی کافر ہوتا ہے)
اب ہمیں قرآن حکیم سے معلوم کرنا ہے کہ ایسے گستاخ شاتمین کافروں اور منافقوں کی
خرافاتی بکواس کی سزا کیا ہونی چاہیئے؟
آئیں کہ پہلے اللہ کے شان کی ہتک اور توہین کرنے والے سے متعلق قرآن سے سوال کرتے
ہیں۔ قرآن فرماتا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ
كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (6-108)
یعنی اور انکو گالی نہ دو جنکو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں (ایسا نہ ہو کہ) پھر وہ گالی دے دیں اللہ کو
بسبب جہالت کے، اسطرح جو بھی کوئی گروہ اور شخص جو بھی کام کرتا ہے (اپنے زعم میں) وہ
اچھا سمجھ کر کے ہی کرتا ہے پھر ان سب کا مرجع اور واپسی انکے رب کی طرف ہے پھر وہ
انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔
محترم قارئین! آپ نے اس قرآنی تعلیم پر غور کیا ہوگا کہ پہلے پہل رب تعالیٰ مومنوں اور
مسلمانوں کو خبردار کرتا ہے کہ کئی مواقع پر مخالف لوگ اللہ کے شان کی بے حرمتی اللہ کو
گالی اسوقت دیتے ہیں جب آپ میں سے کوئی انکے باطل معبود کو باطل ہونے کی وجہ سے گالی
دے بیٹھے، یہ درست ہے کہ اللہ کے مقابلہ میں دیگر سارے معبود غلط اور باطل ہیں سوانہیں

آپ کبھی بھی اسلئے برا بھلانہ کہیں کہ انکے پیرو کار بدلے میں اور جہالت کی سبب سے ہمارے
سچے اور حقیقی اللہ کو گالی نہ دے بیٹھیں، اسکے بعد جناب قارئین! نوبت اگر گالی گلوچ تک
پہنچ بھی جائے تو آپکے اختلافات کے انجام کے لئے قرآن حکیم نے یہ فیصلہ دیا، یہ تعلیم دی
کہ آپ دشمنوں کو یہاں کچھ بھی نہ کروثم الی ربھم مرجعھم انکا آخری ٹھکانہ انکے رب کی
طرف ہے وہ خود انکو پتہ دے دیگا انکی خرافات اور گالی گلوچ کا،،

غیرت ایمانی کے اظہار کا وہ طریقہ جو قرآن حکیم نے سکھایا

قرآن حکیم کے انکار اور اسکی مذاق اڑانے پر احتجاج کرنے کا طریقہ قرآن حکیم نے اس
طرح سکھایا ہے! "وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا
فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ
وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا (4-140) بیشک (اللہ عزوجل) نازل کرچکا ہے تم پر کہ جب تم
سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے اور انکی ہنسی اڑائی جارہی ہے تو ایسی مجلس والوں کے
ساتھ مت بیٹھو! اتنے تک جو وہ لوگ ایسی مذاق اور طنز کے سوا کسی دوسری بات میں لگ
جائیں (نہیں تو) ضرور تم بھی ان کی طرح والوں میں سے ہو جاوگے بلاشک اللہ، منافقوں اور
کفار کو انکی وجہ جامعیت کے حوالے سے) اکٹھا کریگا جہنم میں۔

یہی حکم اور تلقین آپ سورت انعام کی آیت نمبر 68 میں پڑھ سکیں گے، وہاں اللہ عزوجل نے
ان کفار اور منافقین کو قوم ظالمین کے لقب سے ملقب فرمایا ہے آیت کریمہ (4-140) پر
غور فرمایا جائے تو اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی آیات کی تضحیک اور استہزا کرنے والے
صرف دو ہی گروہ ہیں۔ ایک منافق دوسرا کافر۔ اب ان دونوں آیات کی ہدایات پر غور فرمائیں
سورت النسا میں حکم دیا کہ "فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ" اور سورت انعام میں حکم دیا کہ فاعرض عنھم
یعنی جن مجالس میں آیات قرآن کے خلاف انکا مذاق اڑایا جاتا ہو تو انکا بائیکاٹ کرنا ہے، وہاں
سے واک آوٹ کرنا ہے، ان کی مجلس سے اٹھ جانا ہے، لیکن یہ حکم کہ ایسے لوگوں کی مجلس

میں مت بیٹھو صرف اتنے وقت تک ہے جو حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ یعنی ایسے گستاخان
قرآن کی مجلس سے، گفتگو سے، میل جول سے، مستقل دائمی بائیکاٹ کا اور مستقل طور پر میل
جول کی بندش کا حکم نہیں ہے، وہ واک آوٹ اتنے تک ہے جب تک وہ گستاخی والی گفتگو کریں۔
اسکے بعد انکے ساتھ بیٹھا جاسکتا ہے" ان دو آیات میں بات ہوئی رسالت کے پیکیج کے حرمت
کی، احترام کی، آیات قرآن کی بے حرمتی پر احتجاج کرنے کے طریقہ کار کی اور غیرت ایمانی کے
مظاہرے کی اور اختلاف نوٹ کرانے کے طریقہ کار کی، تاکہ کفار اور منافقین جان لیں کہ وہ
مسلم امت والوں کی دل آزاری کر رہے ہیں، قرآن حکیم نے یہ جو احتجاج رکارڈ کرانے کا عملی
مظاہرہ، ایسی مجالس سے واک کر جانے کی شکل میں سکھایا ہے۔ اس سے انسانوں کی اور مسلم
امت کی فکری آزادی کا استحقاق بھی محفوظ کرانا مقصود ہے وہ اسطرح کہ جیسے کفار اور منافقین
امت مسلمہ کی دل آزاری کر رہے ہیں تو جوابا مسلم امت والوں کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ
انکی ایسی میٹنگوں سیمیناروں اور کانفرنسوں سے واک آوٹ کرکے اپنا احتجاج نوٹ کرائیں کہ یہ
بھی انکا حق ہے،

اور جب آپ خاتم الرسل ہستی کی توہین ہو تو یقین جانیں کہ آپکے یہ دشمن دو قسم کے
لوگ ہو سکتے ہیں ایک کافر دوسرے منافق سو جب کافر لوگ آپکی ذات اور رسالت کی توہین
کریں اور انکار رسالت کرتے ہوئے بخ ماریں کہ لست مرسلا، آپ اللہ کے رسول ہی نہیں ہیں
تو انکی اس خرافات پر مشتعل ہونے کے بجائے بڑی سنجیدگی سے قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (14-43) انہیں کہیں کہ یہ مسئلہ تو علمی ہے کہ میں رسول
ہوں یا نہیں ہوں، یہ ایک تو اللہ کی شہادت سے حل ہوگا دوسرا ان لوگوں کے علمی دلائل اور
براہین سے حل ہوگا جنکے پاس کتاب القرآن کا علم ہے، آگے یہ سوال کہ اللہ کی شہادت کیا ہے،
کہاں ہے، کون بتائے گا۔ سو میری رسالت کیلئے اللہ کی شہادت کا جو مسئلہ ہے اسکیلئے سنیں کہ
قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن
بَلَغَ (6-19) یعنی یہ کہدیجئے کہ شہادت کے لحاظ سے کون سی چیز سب سے بڑی ہے انہیں
بتائیں کہ اللہ کی شہادت علم وحی کے حوالہ سے جو یہ کتاب قرآن ہے یہ میرے اور آپ کے

درمیاں ہے، جس سے آپکو اور جن تک پہنچ پائے انکو انکار رسالت کے عواقب سے ڈراوٗں، آپ بشیر اور نذیر کی ذمہ داریوں پر فائز نبی اور رسول ہیں، اسلئے آپکی ذمہ داری صرف بلاغ کی ہے لیکن ان منکرین کا احتساب کرنا یہ آپکی ذمہ داری نہیں ہے، یہ ہمارے ذمہ کی بات ہے، جسکے لئے حکم دیا کہ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۞ (13-40) سو جو لوگ آپکی توہین اور اہانت کریں ان طنز اور استہزا کرنے والوں کیلئے إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (15-95) یعنی ہم ہی کافی ہیں ایسے گستاخان رسول کے خلاف،

محترم قارئین! آپ نے غور فرمایا کہ دشمنان قرآن کو اللہ عزوجل نے آیت (4-140) میں منافقین سے تعبیر فرمایا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کافر تو کافر ہوئے لیکن اگر مسلم امت کا آدمی بھی قرآن کی توہین اور ہتک کرے تو اللہ پاک نے اسے منافقوں میں سے شمار کیا ہے، پھر آگے ناموس رسالت کی ہتک کرنے والے کو یعنی جناب رسول (علیہ السلام کی توہین کرنے والے کو اللہ پاک نے آیت کریمہ میں وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (13-43) کفار سے تعبیر فرمایا، پھر سورت المزمل میں انکے لئے فرمایا کہ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا (73-10-12) یعنی آپ انکی یاوہ گوئی کی وجہ سے اپنے اصولوں سے پیچھے نہ ہٹیں اور بطریق احسن ان سے علیحدگی اختیار کریں، پھر مجھے ان جھٹلانے والے امیروں کے مقابلہ میں اکیلا کافی سمجھو (11-17) آپ مجھے چھوڑ دیں ہمارے پاس ایسی تو بیڑیاں اور لگام ہیں جو انکو اور انکی خرافات کو جکڑ کر رکھدینگی، جناب قارئین! کیا آپ نے غور فرمایا کہ رب پاک نے آیت کریمہ (11-73) میں گستاخان اسلام اور شاتمین رسول کے قبیح عمل کو جڑ اور بنیاد کیا تو کھول کر دکھائی کہ دشمن لوگ جو خرافات بک رہے ہیں واصبر علی ما یقولون (10-73) انکے جواب میں آپ صبر کریں اور وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (10-73) بڑے احسن طریق پر ان سے جدائی اختیار کرلیں، کیونکہ آپکا انقلاب اب کامیابی کو پہنچ چکا ہے آپکے انقلاب سے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی حاکمیت اب ختم ہونیوالی ہے اسلئے ان اولی النعمة

لوگوں نے آپکے انقلاب کو سوثاز کرنے کیلئے یہ حربہ اختیار کیا ہے کہ اپنے کرایہ کے لوگوں سے آپکے شان کے خلاف اللہ اور قرآن کے شان کے خلاف گستاخیاں کرائیں تاکہ اسکے جواب میں آپ یا آپکے ساتھی ان سے انتقام لینے کیلئے اوچھے ہتھکنڈے اختیار کریں جس سے آپکے انقلاب کی کامیابی موٗخر ہو جائے اور یہ اولی النعمہ امیر کلاس لوگ اس تاخیر سے سازشیں کرکے عشق رسول اور محبت قرآن کے نام سے ربوبیت عالمین کے عظیم ہدف سے انقلابی ورکروں کی توجہ کو پھیر دیں، اسلئے آپ ان سے وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (10-73) یعنی خود آپ ایسے لوگوں سے علحدگی اختیار کریں، میں یہاں ملک کے قانون ساز اداروں کے ممبروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قانون سازی کے اصل فلسفہ اور قرآنی حکمتوں پر غور کریں اور سوچیں اور ویٹو پاور رکھنے والے ملکوں کا مسلم ممالک کی قانون سازی میں دخل اندازی کے پسمنظر پر غور کریں!!! پھر سورت الغاشیہ میں فرمایا کہ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم (21 تا 26-88) یعنی آپ انکے سامنے قرآن کو پیش کرتے جائیں اسلئے کہ آپ کا عہدہ ہی پہنچانے کا ہے آپ کوئی ان سے طاقت سے منوانے والے داروغہ نہیں ہیں، (قرآن کو ان کے سامنے پیش کرنے کے بعد) جو اس سے روگردانی کریگا اور اسکا انکار کریگا تو اللہ ایسے آدمی کو عذاب اکبر میں گرفتار کریگا (یہ اسلئے کہ یہ لوگ کہیں بھی بھاگ کر جائیں لیکن) انکا لوٹ کر آنا اللہ کے قانون کی طرف ہی ہوگا پھر ان سے احتساب، اللہ کا قانون ہی کریگا،،

جناب قارئین! میں نے قرآن حکیم سے یہ نہایت مختصر حوالہ جات پیش کئے ہیں کہ جناب رسول علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ صرف قرآن پہنچائیں منکرین مخالفین شاتمین دشمنوں سے نبرد آزمائی سے اللہ نے اپنے رسول کو منع فرمائی کہ آپ انکے اوپر کوئی داروغہ نہیں ہیں فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب (13-40) آپ صرف پہنچانے والے ہیں ان سے حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے،، اس قسم کی جملہ آیات میں ایسے منکرین قرآن اور شاتمین رسول علیہ

اُسلام اور اللہ کو گالی دینے والوں کیلئے سزا ملنے اور دینے کی بات بھی وضاحت کے ساتھ موجود ہے، ثابت ہے اور لکھی ہوئی ہے، لیکن وہ یہاں دنیا کی زندگی میں دینے کے بجاء آخرت کے جہاں میں دینے کی بات ہے، اللہ کے اس فیصلہ کہ یہ سزا میں انہیں جھنم میں دونگا (4-140) اسکی حکمت اور فلاسفی یہ ہے کہ دنیا جہان کے لوگ کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ اللہ کی حاکمیت اور بادشاہی کا مدار ہی لوگوں کے ایمان لانے پر ہے، کوئی اگر ایمان نہ لائے گا تو خدا کی خدائی اور بے نیازی خطرے میں پڑ جائے گی، سو اللہ نے اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے سمجھایا کہ وَقَالَ مُوسٰى إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ (14-8) یعنی تم مخاطبین لوگ اور دنیا بھر کے سارے لوگ اگر کفر بھی کریں تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں اسکی حاکمیت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (3-97) یعنی اگر کسی نے کفر بھی کیا تو اللہ سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے، ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھایا کہ إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ (39-7) یعنی اگر تم کفر بھی کروگے تو اسکی اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے، لیکن اللہ اپنے بندوں کیلئے انکے کفر کرنے پر خوش نہیں ہوتا، تمہارا فائدہ اسمیں ہے کہ تم کفر نہ کرو ایمان لے آؤ! تمہارے وہ گناہ جو معاشرہ پر اثرانداز ہوتے ہین انکی سزائیں تو تمہاری انتظامیہ کو قرآن میں بتادی گئی ہیں، لیکن وہ جرائم جیسے کہ کفر کرنا یا اللہ سے براہ راست منسلک امور جیسے کہ انبیاء علیہم السلام اور علم وحی کی کتابیں جسکا اب لیٹسٹ ایڈیشن قرآن ہے کوئی اگر انکی توہین اور ہتک کریگا تو ایسے جرائم کی سزا ضرور مقرر ہے، لیکن اس سزا دینے میں میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسے مجرموں کو مہلت دی جائے اور سدھرنے کا اصلاح کا موقعہ دیا جائے، یہ نرمی اسلئے کہ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا (18-58) یعنی تیرا رب تو تحفظ دینے والا رحمت کا مالک ہے اگر وہ انہیں انکے کرتوتوں پر پکڑے بھی تو ضرور جلدی میں انہیں عذاب بھی دے سکتا ہے بلکہ

انکی سزا کا وقت مقرر ہے (لیکن بیچ میں سدھرنے کیلئے ہم انہیں مہلت بھی دے رہے ہیں اسلئے کہ یہ لوگ ڈھونڈنے سے بھی کوئی پناہ گاہ نہ پاسکینگے،،

اے مخاطب قرآن! آپ دنیا بھر میں اعلان کردیں کہ وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (18-29) تیرے پالنے والے کی طرف سے حق کا (پیکیج قرآن) آچکا ہے اب جسکی مرضی کہ وہ ایمان لے آئے اور جسکی مرضی وہ کفر اختیار کرے۔ لوگو! سن لو! وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (3-97) جو بھی کوئی کفر کریگا تو اللہ سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

دنیاوالو! سن لو کہ! مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (5-54) اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے مکر بھی جائے، لوٹ کر جائے مرتد ہوجائے (یوں نہ سمجھیں کہ اللہ کی بادشاہی دھڑام سے گرجائے گی) اللہ چاہے تو جلدی میں ایسی قوم بھی لاسکتا ہے جو وہ اللہ کے قوانین کو پسند کریگی اور اللہ انکو پسند کریگا،،

موجودہ وقت میں پاکستان پینل کوڈ کے حوالوں میں بلاسفیمی لا کے نام سے جو سزائیں تجویز کی ہوئی ہیں یہ اللہ کے شان استغناء کے سراسر خلاف ہیں ان سزاؤں کو دیکھ کر دنیا والے مخالفین اسلام لوگ، دین اسلام کی سچائی اور حقانیت کو جبر اور ڈنڈے کا محتاج قرار دینگے،، جبکہ اللہ، رسول اور قرآن کی سچائی، بلندی، برتری، عقل اور بصیرت کے دلائل سے عیاں ہے، جسکے لئے فرمان ربی ہے کہ قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (6-104) تمہارے پاس تمہارے پالنے والے کی طرف سے عقل وبصیرت کی دلیلیں آچکی ہیں، پھر جو کوئی ان سے بصیرت حاصل کرتا ہے تو وہ اسکے فائدہ کیلئے ہے اور جو کوئی (ان بصیرت والی ہدایات سے) اندھا رہتا ہے تو اسکا وبال اسی پر ہے، میں نے تمہاری حفاظت کا کوئی ذمہ نہیں لیا ہوا،، اسلئے کفر وارتداد جیسے گناہوں کیلئے، انکے ایسے مجرموں کیلئے، اللہ نے مہلت کا وقفہ تجویز کیا ہوا ہے، اس مہلت دینے کے فیصلہ کو اللہ نے اپنی رحمت میں سے شمار کیا

ہے (58-18) اب اگر دنیا کے حکمران، دنیا کی حکومتوں والے قانون ساز ایوان پارلیمنٹ کے ممبران موجودہ مروج یہاں دنیا میں سزا دینے کا بلا سفیمی لا جیسے جرم کی مذکورہ بالا سزا پاس کرینگے، لاگو کرینگے، تو انکا یہ اقدام اللہ اور قرآن کے قانون مہلت (58-18) کی خلاف ورزی میں سے شمار کیا جائیگا، جبکہ حکومت پاکستان کا یہ قانون بھی پاس کیا ہوا ہے کہ ملک کیلئے کوئی بھی قانون قرآن وحدیث کے خلاف نہیں بنایا جائیگا، اور یہ بلا سفیمی لا قرآن کے متن اور فلسفہ جرم وسزا کے خلاف بنایا ہوا ہے،، اس سے دشمنان اسلام کو موقعہ ملے گا جو وہ کہینگے کہ اسلام اور قرآن دنیا میں فکری اور نظریاتی حوالوں سے انسان دوستی سے خالی ہے، اور اسلام دنیا میں صرف ڈنڈے کے زور پر چل رہا ہے۔ اسلئے مسلم لوگ بھی قرآن اور رسول کو چھوڑ کر بھاگنے کی تاک میں ہیں، لیکن وہ مسلم ملکوں اور انکی حکومتوں کے قوانین کی سزائوں سے بچنے کیلئے چپ بیٹھے ہوئے ہیں،، بلا سفیمی قانون کی سزا سے بچنے کا مسلم لوگوں کے لیئے ایک واحد راستہ یہ بچا ہے کہ وہ عیسائی بنکر مسلم ملکوں کو ریفرنڈم کے ذریعے عیسائی ریاست میں تبدیل کریں کہ اللہ عز وجل نے توہین اسلام کے مرتکبوں کو جو سزا دینے میں آخرت کے جہاں کے آنے تک مہلت دی ہے پھر اس مہلت دینے کو اپنی مغفرت اور رحمت سے تعبیر فرمایاے جسکا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ اتنے عرصہ میں اپنے اس جرم پر سوچیں اور نادم ہو کر رجوع کریں، تو آپ لوگ یہ قانون سزا بنانے والے کون سے اللہ اور قرآن سے بڑھکر ہیں جو اللہ کی مغفرت اور رحمت کے آگے بند باندھکر لوگوں کو اسلام سے متنفر کر کے عیسائی بنانے کیلئے عالمی سامراج کی نوکری کر رہے ہیں سوڈان اور انڈونیشیا جیسے مسلم ملکوں میں عیسائی ریاستیں بنانے کی طرح،،

از قلم عزیز اللہ بوہیو نوشہرو فیروز سندھ

غیرتِ ایمانی کے اظہار کا
وہ طریقہ
جو قرآن حکیم نے سکھایا

سندھ ساگر اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیرت ایمانی کے اظہار کا وہ طریقہ جو قرآن حکیم نے سکھایا

قرآن حکیم کے انکار اور اس کا مذاق اڑانے پر احتجاج کرنے کا طریقہ قرآن حکیم نے اس طرح سکھایا ہے! "وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا (140-4) بیشک (اللہ عزوجل) نازل کر چکا ہے تم پر کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے اور انکی ہنسی اڑائی جارہی ہے تو ایسی مجلس والوں کے ساتھ مت بیٹھو! اتنے تک جو وہ لوگ ایسے مذاق اور طنز کے سوا کسی دوسری بات میں لگ جائیں (نہیں تو) ضرور تم بھی ان کی طرح والوں میں سے ہو جاوگے بلاشک اللہ، منافقوں اور کفار کو انکی وجہ جامعیت کے حوالے سے) اکٹھا کریگا جہنم میں۔

یہی حکم اور تلقین آپ سورت انعام کی آیت نمبر 68 میں پڑھ سکیں گے، وہاں اللہ عزوجل نے ان کفار اور منافقین کو قوم ظالمین کے لقب سے ملقب فرمایا ہے آیت کریمہ (140-4) پر غور فرمایا جائے تو اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی آیات کی تضحیک اور استہزا کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔ ایک منافق دوسرا کافر۔ اب ان دونوں آیات کی ہدایات پر غور فرمائیں سورت النسا میں حکم دیا کہ "فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ" اور سورت انعام میں حکم دیا کہ فاعرض عنھم یعنی جن مجالس میں آیات قرآنی کے خلاف انکا مذاق اڑایا جاتا ہو تو انکا بائیکاٹ کرنا ہے، وہاں سے واک آوٹ کرنا ہے، ان کی مجلس سے اٹھ جانا ہے، لیکن یہ حکم کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں مت بیٹھو صرف اتنے وقت تک ہے جو حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ یعنی ایسے گستاخان قرآن کی مجلس سے، گفتگو سے، میل جول سے، مستقل دائمی بائیکاٹ کا اور مستقل طور پر میل جول کی بندش کا حکم نہیں ہے، وہ واک آوٹ اتنے تک ہے جب تک وہ گستاخی والی گفتگو کریں۔ اسکے بعد انکے ساتھ بیٹھا جاسکتا ہے" ان دو آیات میں

بات ہوئی رسالت کے پیغمبر کے حرمت کی، احترام کی، آیات قرآنی کی بے حرمتی پر احتجاج کرنے کے طریقہ کار کی اور غیرت ایمانی کے مظاہرے کی اور اختلاف نوٹ کرانے کے طریقہ کار کی، تاکہ کفار اور منافقین جان لیں کہ وہ مسلم امت والوں کی دل آزاری کر رہے ہیں، قرآن حکیم نے یہ جو احتجاج رکارڈ کرانے کا عملی مظاہرہ، ایسی مجالس سے واک آوٹ کر جانے کی شکل میں سکھایا ہے۔ اس سے انسانوں کی اور مسلم امت کی فکری آزادی کا استحقاق بھی محفوظ کرانا مقصود ہے وہ اسطرح کہ جیسے کفار اور منافقین امت مسلمہ کی دل آزاری کر رہے ہیں تو جوابا مسلم امت والوں کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انکی ایسی میٹنگوں سیمیناروں اور کانفرنسوں سے واک آوٹ کرکے اپنا احتجاج نوٹ کرائیں کہ یہ بھی انکا حق ہے،

اس آیۃ کریمہ (4-140) کی تعلیم اور نصیحت کو، کوئی شخص سورت توبہ کی آیت نمبر 12 کے حکم اور اسکے مفہوم سے متصادم نہ سمجھے جسکا فرمان ہے کہ وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ (9-12) یعنی اگر یہ (مشرکین معاہدہ کرنے کے بعد اپنے قسموں کو توڑ دیں، اور تمہارے افکار و نظریات کے خلاف طعن و تشنیع بھی شروع کردیں تو انکے ساتھ معاہدہ ختم سمجھو، پھر انکے انقلاب دشمن قائدین اور لیڈرشپ کے ساتھ جنگ کرو (اسلئے کہ) ان کی قسموں کی میعاد ختم ہوگئی، لڑائی اتنی کرو جتنی سے آپکے نظریات کے خلاف یہ لوگ پراپگنڈہ کرنے سے رک جائیں، مطلب عرض کرنے کا یہ ہے کہ یہ آیت سورت النساء کی آیت (4-140) سے اسلئے ٹکر نہیں کھاتی جو اسمیں جنگ کرنے کا حکم ایک عہد شکن متوازی گورنمنٹ اور حکومت سے ہے، اور کوئی شخص اس آیت کریمہ (9-12) کا مصداق کسی انفرادی ذمی شخص کو بھی قرار نہ دے۔ یہ اسلئے کہ اسکا ذکر آیت (9-6) میں آچکا ہے جو یہ ہے کہ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ (9-6) یعنی اگر کوئی ایک انقلاب دشمن مشرک آدمی، آپ سے پناہ لیکر آپکا ذمی بن جائے تو اسکو پناہ دو اور

ساتھ ساتھ اسے کلام اللہ کی رو سے اسکے ذمی بن کر رہنے کے شرائط کیا کیا ہونگی وہ بھی بتادو اسکے بعد اسے اسکے امن والے ٹھکانے تک پہنچادو۔

فکر کی آزادی کیلئے قرآن حکیم کا اعلان

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۝ (18-29) یعنی اور کہدے کہ قوانین حقہ تمہارے رب کی طرف سے ہیں۔ اسکے بعد جو بھی کوئی چاہے تو ایمان لے آئے اور جو بھی کوئی چاہے تو کفر اختیار کرے، ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کی ہے جو اکی قناتیں انہیں گھیرے میں لے رکھیں گی۔ اس آیت پر غور کیا جائے کہ دین اسلام اور قرآن حکیم کی دعوت میں کتنا تو استغناء دکھایا گیا ہے، کتنا تو استغناء سکھایا گیا ہے،

اللہ کی حاکمیت اور بادشاہی کسی کے ایمان لانے کی محتاج نہیں ہے اور نہ ہی اسکو کسی کے گمراہ رہنے سے کوئی خطرہ ہے۔:

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۝ (17-15) یعنی جو بھی شخص ہدایت پر آیا تو وہ اپنے لئے ہدایت پر آیا اور جو بھی گمراہ رہا تو اپنے اوپر گمراہی کا وبال لے آیا۔

اے رسول! تیر امذاق اڑانے والوں کو سزا دینے کیلئے ہم کافی ہیں۔ آپکی ذمہ داری یہ ہے کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ (15-95)

یعنی پھر کھول کھول کر کہدے جو آپکو حکم دیا جاتا ہے، جو لوگ اللہ کے قوانین کے مقابلے میں دوسروں کے احکامات کو اہمیت دے کر انہیں اللہ کے ساتھ شریک قرار دیتے ہیں آپ ان کی طرف سے منہ پھیر لیں" ہم آپکی تضحیک اور توہین کرنے والوں کی (سزا کیلئے) کافی ہیں۔

دشمنوں سے احتساب کرنا ہماری ذمہ داری ہے:

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ (13-40)

تو آپکی ذمہ داری صرف ہماری رسالت پہنچادینا ہے، حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے تم مخالف لوگ اپنی راہوں پر چلو، میں اپنے راستے کا راہ رو ہوں۔

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ (16-136)

کہدیجئے کہ اے میری قوم تم اپنے منصوبے کے مطابق عمل کرتے چلو، میں بھی اپنے پروگرام کے مطابق کام کرنے والا ہوں، پھر جلدی جان جاوگے کہ کس کے حق میں دنیا کی کامیابی آتی ہے، اللہ کی شان یہ ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے (پھر دنیا نے دیکھا کہ مکہ تو فتح ہوا لیکن آگے چلکر روم، فارس اور افریقہ بھی فتح ہوا)

ناموس رسالت کی تکذیب کرنے والوں سے:

وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ (10-41) اگر دشمن لوگ آپکے انتباہات کی تکذیب کریں اور آپکو جھٹلائیں تو آپ انہیں کہدیں کہ میرے لئے میرا عمل ہے، تمہارے لئے تمہارا عمل، میرے عمل کا نتیجہ میرے لئے ہوگا، تم لوگ اس کے ذمہ دار نہیں ہوگے، اور جو تمہارے اعمال کا نتیجہ تمہیں ملیگا اس کی ذمہ داری بھی تم پر ہوگی یعنی دونوں فریق ایک دوسرے کے اعمال اور انکے نتائج سے بری ہونگے جو کریگا وہ وہی پائے گا۔ اسی کے لئے دوسرے مقام پر فرمایا کہ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ (42-15) یعنی ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ہمارے تمہارے درمیاں کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہمیں جمع کریگا اور اسی کے قانون کی طرف ہی لوٹنا ہے"

ناموس رسالت اور توہین رسول کی شکل میں جوابی کاروائی جو قرآن حکیم نے سکھائی

محترم قارئین! آپ نے غور فرمایا کہ اب تک کی پیش کردہ آیات سے علم حق اور ہدایت کی باتیں منوانے کیلئے اللہ کی تعلیم اور قرآن حکیم کی تعلیم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانے کی ہے، منوانے کی نہیں ہے،

یہ بات تو ہوئی صرف عام انسانوں کے حوالہ سے لیکن جو دشمنان اسلام اپنی دشمنی میں ہتک آمیز اور توہین آمیز لفاظی تک اتر آتے ہیں انکے لئے بھی قرآن نے تعلیم دی ہے کہ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (73-10) یعنی دشمنوں کی یاوہ گوئی اور ہر قسم کی خرافاتی لفاظی پر آپ اپنے پروگرام پر استقامت سے عمل پیرا رہیں، ان دشمنوں سے بطریق احسن کنارہ کش ہوجائیں، رہی بات انکی توہین کرنے کے جرم کی تو رب تعالی نے فرمایا کہ یہ معاملہ آپکی توہین کرنے والوں سے نمٹنے کا آپ میرے لئے چھوڑ دیں میرے قوانین ایسے تو ہیں جو انہیں خود بخود دبوچ لینگے فرمایا کہ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا (73-11) یہ توہین آمیز اور گستاخانہ حملوں سے آپکی ہتک عزت کرنا یہ ٹوٹل شرارت ان اولی النعمت عالمی سرمایہ داروں کی ہے اسلئے آپ مجھے چھوڑ دیں ان شاتمین رسول مکذبین اور ان توہین کرنے والوں کیلئے وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا بس تھوڑی سی مہلت کی دیر ہے آپکا انقلاب آنے سے جب راج کریگی خلق خدا انکی ساری املاک خلق خدا کی تحویل میں آجائے گی یہ عالمی سرمایہ پرست مافیا والے آپکے انقلاب کو مؤخر کرنے کیلئے اور ایسے سبوتاژ کرنے کیلئے جذباتیت کو ایکسپلائیٹ کرکے اکسا کر یہ توہین رسالت کے حربوں سے قرآنی انقلاب کی آمد یوم یقوم الناس لرب العالمین یعنی جب کمزور لوگ لٹیروں کے خلاف ربوبیت عالمین کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے، اس قرآنی فکر و فلسفہ میں رکاوٹیں ڈالنا چاہتے ہیں جب یہ مافیائی لوگ اللہ کی آیتوں کی توہین کیلئے مذاق اڑائیں تو آپکو ہمنے بتایا ہے کہ قرآن اپنا وکیل آپ ہے، آپ ایسی مجالس سے واک آؤٹ کرجائیں (4-140) اور

جب آپ خاتم الرسل ہستی کی توہین ہو تو یقین جانیں کہ آپکے یہ دشمن دو قسم کے لوگ
ہو سکتے ہیں ایک کافر دوسرے منافق سو جب کافر لوگ آپکی ذات اور رسالت کی توہین کریں
اور انکار رسالت کرتے ہوئے جخ ماریں کہ لست مرسلا، آپ اللہ کے رسول ہی نہیں ہیں تو
انکی اس خرافات پر مشتعل ہونے کے بجائے بڑی سنجیدگی سے قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (14-43) انہیں کہیں کہ یہ مسئلہ تو علمی ہے کہ میں
رسول ہوں یا نہیں ہوں، یہ ایک تو اللہ کی شہادت سے حل ہوگا دوسرا ان لوگوں کے علمی
دلائل اور براہین سے حل ہوگا جنکے پاس کتاب القرآن کا علم ہے، آگے یہ سوال کہ اللہ کی
شہادت کیا ہے، کہاں ہے، کون بتائے گا۔ سو میری رسالت کیلئے اللہ کی شہادت کا جو مسئلہ
ہے اسکیلئے سنیں کہ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا
الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ○ (6-19) یعنی یہ کہدیجئے کہ شہادت کے لحاظ سے کون
سی چیز سب سے بڑی ہے انہیں بتائیں کہ اللہ کی شہادت علم وحی کے حوالہ سے جو یہ کتاب
قرآن ہے یہ میرے اور آپ کے درمیاں ہے، جس سے آپکو اور جن تک پہنچ پائے انکو انکار
رسالت کے عواقب سے ڈراؤں، آپ بشیر اور نذیر کی ذمہ داریوں پر فائز نبی اور رسول ہیں،
اسلئے آپکی ذمہ داری صرف بلاغ کی ہے لیکن ان منکرین کا احتساب کرنا یہ آپکی ذمہ داری
نہیں ہے، یہ ہمارے ذمہ کی بات ہے، جسکے لئے حکم دیا کہ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا
الْحِسَابُ ○ (13-40) سو جو لوگ آپکی توہین اور اہانت کریں ان طنز اور استہزا کرنے
والوں کیلئے إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (15-95) یعنی ہم ہی کافی ہیں ایسے گستاخان رسول
کے خلاف،

محترم قارئین! غور کیا جائے کہ قرآنی تعلیمات سے جناب رسول علیہ السلام کو نیز
انکی انقلابی جماعت مؤمنین کو کیا تو تحمل اور بردباری کی قدم قدم پر تاکید کی جارہی ہے یہ
سب اسلئے ہے کہ سرمایہ دار اور جاگیر دار اولی النعمت مال کی فراوانیوں والے لوگ، جان
بوجھ کر انقلاب کی آمد کو روکنے کیلئے اور ناکام بنانے کیلئے اجتماعی مفاد عامہ کا راستہ روکتے

کیلئے انفرادی شخصی اشتعال انگیزی حربوں سے خود کو بچانے کیلئے قسم قسم کی جذباتی چکر
بازیاں چلاتے ہیں جیسے کہ یہ دشمن قرآن اور دشمن رسول لوگ، بڑے ہی عاشق رسول
ہوں اور عاشق قرآن ہوں،

میرے پاس روزنامہ اخبار "امت" کراچی تاریخ 11-1-2011 کا ایک شمارہ
موجود ہے جسمیں ایک مضمون ہے جسکی سرخی یہ ہے کہ صومالی اسلام پسندوں نے
شریعت نافذ کردی، جسمیں لکھا ہوا ہے کہ صومالیہ میں اسلام پسند ملیشیا "ال شباب" کی
سربراہی میں مجتمع ہونے والے جنگجو گروپوں کی کاروائیاں مزید مربوط ہو رہی ہیں، بتایا گیا
ہے کہ صومالی جنگجو رہنما مختار روبو اور ابو منصور نے اعلان کیا ہے کہ اگر 9 جنوری کے بعد
صومالیہ بھر میں خواتین کو سیکیولر اور مغربی ممالک کی خواتین کی طرح عوامی مقامات پر
مردوں اور غیر محرموں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے یا ہاتھ پکڑتے ہوئے دیکھا گیا
تو ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔

جناب قارئین! اخبار امت کے لکھنے والوں نے صومالیہ میں شریعت نافذ کرنے
والوں کو "اسلام پسند" کے لقب سے متعارف کرایا ہے، اس تعارف میں انکے نفاذ شریعت
کے تفصیلی اسلامی احکامات میں استحصالی سرمایہ داریت سے جنگ کرنے اور بھوکے پیٹ
والوں کی محتاجی دور کرنے کی کوئی بات نہیں ہے، صرف لباس کو مسلم اور کافر قرار دینے کا
مفہوم انکے نفاذ اسلام کے احکامات سے عیاں ہوتا ہے، کم سے کم پاکستان کے اخبار بین
حضرات تو جانتے ہونگے کہ پاکستان میں اسلام پسند کی اصطلاح جماعت اسلامی والے اپنے
ہاں متعارف کراتے ہوئے آرہے ہیں۔ اور صومالیہ کی تنظیم الشباب کی لگ بھگ ہم نام
شباب ملی" تنظیم بھی جماعت اسلامی کی ہمنوا تنظیموں میں سے ایک تنظیم ہے، پاکستان کی
جماعت اسلامی نے اسلامی نظام قائم کرنے کے دعوی کے باوجود قرآن کے معاشی مساوات
والے معاشی نظام (53-39) (2-219) (41-10) کے نفاذ اور قیام کی خاطر کبھی بھی
ملکی اور عالمی سرمایہ داروں کے خاتمہ کیلئے کچھ بھی نہیں کیا،

پاکستان میں چھ باتوں والا غیر قرآنی اسلام رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کے نام سے بھی شہر شہر گاؤں گاؤں عام کیا جا رہا ہے مجھے کالج کے نوجوانوں نے بتایا کہ ہمنے تبلیغی جماعت والوں سے جان چھڑانے کا آسان نسخہ تیار کیا ہوا ہے وہ یہ کہ یہ لوگ جب جب بھی ہمیں ہاسٹلوں میں آکر ہماری تعلیم سے بہکانے اور محروم کرنے کیلئے اپنے ساتھ سفر میں لے جانے کی تلقین شروع کرتے ہیں کہ ہم ان کے کہنے پر ان کے پیچھے اپنی تعلیم چھوڑ کر بسترے اٹھا کر دربدر ہوں تو ان کے آتے ہی ہم فی الفور انہیں کہتے ہیں کہ "اوم نمستے" ہم ہندو ہیں تو پھر یہ لوگ ہمیں کافر سمجھتے ہوئے مسلمان بنانے والے وعظ کہنے کے بجائے سیدھا کسی دوسرے اناڑی کی تلاش میں چلے جاتے ہیں،

میرے پاس انگریزی رسالہ ہیرالڈ کے مضمون کا فوٹو اسٹیٹ موجود ہے جو کسی فوجی کیپٹن کا لکھا ہوا ہے شمارہ کچھ سال پرانا ہے اسمیں مضمون نگار نے لکھا ہے کہ شروع میں ہمنے آرمی کے اندر ملک کی ہر قسم کی تنظیموں پارٹیوں کے اوپر پابندی عائد کی ہوئی تھی کہ وہ اپنا اشاعتی یا میمبر سازی کا کام آرمی کے کیمپوں چھاونیوں میں، افراد میں نہ کریں سواء تبلیغی جماعت کے، سو شروع شروع میں صرف تبلیغی جماعت والے آرمی کی چھاونیوں وغیرہ میں آتے رہتے تھے پھر ہمنے انکے کام کا بھی بغور جائزہ لیا کہ یہ کسطرح کے لوگ ہو سکتے ہیں تو ہمیں ان سے اندیشہ ہونے لگا کہ یہ لوگ یہ تنظیم کہیں فری میسن کی ذیلی تنظیم نہ ہو، سو ہمنے انکے تبلیغی کام پر بھی آرمی کے اندر بندش عائد کردی، بندش تو عائد کردی لیکن کیا کریں کہ ہمارے افسر لوگ تو رائیونڈ آتے جاتے رہتے ہیں انہیں کیسے روکیں، فری میسن تنظیم کو اہل مطالعہ لوگ جانتے ہونگے کہ یہ یہودیوں کی بڑی عالمی خفیہ تنظیم ہے جس میں ہر مذہب کا آدمی شریک ہوسکتا ہے جسکے ممبروں کے کل 33 گریڈ ہوتے ہیں ایک سے لیکر 23 تک تو ہر مذہب کے لوگوں کے پروموشن ہو سکتے ہیں لیکن چوبیس سے 33 تک صرف یہودی آدمیوں کے لوگ پروموٹ ہو سکتے ہیں، اس تنظیم کا کل مقصد یہ ہے کہ دنیا کی جملہ اقوام اور ممالک میں یہودیت کے مفادوں کی محافظ حکومتیں قائم ہوں، یہودیوں کی تابعدار فرمان بردار اور نوکر قسم کی حکومتیں قائم ہوں، جناب حافظ محمد اسماعیل مرحوم مہتمم

مدرسہ مظہر العلوم کراچی کی تحقیق یہ تھی کہ اس تنظیم کا قیام جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے کا ہے، میں قارئین کی توجہ صومالیہ کے اسلام پسندوں کی نفاذ شریعت نامی تحریک کے پسمنظر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ افریقی ممالک میں بڑے پیمانے پر عیسائی مشنریوں کی تبلیغ مسلم لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے چلائی جا رہی ہے، صومالی اسلام پسندوں کی مسلم نوجوان عورتوں اور مردوں پر روڈوں اور پارکوں میں کھلے منہ اور ہاتھ ملاکر چلنے پر پابندی اور سزا اس وقت جاری کی گئی ہے جب سوڈان میں بظاہر امن قائم کرنے کے پردے میں امن پسند، انتہا پسند، عیسائیوں اور مسلم لوگوں میں ریفرنڈم کروا کر سوڈان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جنوبی اور شمالی ناموں سے جو سوڈان کل تک متحد مسلم ملک تھا، اب وہ دو حصے بنکر عیسائی اور مسلم دو ملک بنگئے ہیں جسطرح کل ہی کی بات ہے جو ایک متحد ملک انڈونیشیا کو بھی مذہب کے نام سے تقسیم کرکے ایک حصہ مسلم ملک اور دوسرا حصہ عیسائی انڈونیشیا بنایا گیا، سوڈان اور انڈونیشیا میں جو ریفرنڈم ہوئے جنکے طفیل ایک ہی مسلم ریاست کے کوکھ سے دو عدد عیسائی ملکوں نے جنم لیا، عیسائیت کی اس ساری کامیابی کا سہرا مسلم لوگوں میں نفاذ اسلام کے نام پر تشدد اور انتہا پسندی کے افکار و رجحانات والی لٹھ بردار تنظیموں کے مرہون منت رہا ہے، میں نے جسطرح یونیورسٹی کے کچھ شاگردوں کا تبلیغی جماعت والوں کے وعظ سے جان چھڑانے کا قصہ عرض کیا اس طرح اگر صومالیہ کے اسلام پسندوں کی نفاذ اسلام والی تحریک کا صومالی مسلم لوگوں پر ان کی چلت پر قید و بند اور کوڑوں کی شکل میں نازل ہوگا تو وہ بھی ایسے اسلام پسند گروہ کے چوبداروں کو یہ کہکر جان چھڑالینگے کہ ہم مسیحی لوگ ہیں تم جاؤ کسی مسلم آدمی کو اپنا وعظ سناؤ، اور ان پر ڈنڈے برساؤ، تو آج کل جو سوڈان میں عیسائی ریاست بنانے کیلئے ریفرنڈم ہو چکا ہے اور مسلم ریاستیں اپنا وجود کھو رہی ہیں تقسیم ہو رہی ہیں تو یہ ساری عنایت اور مہربانی اسلام کے نام پر لٹھ بردار مبلغ تنظیموں اور انکے والنٹیئروں کی ہے جو انکے تشدد سے دشمن ریفرنڈم جیت جاتے ہیں سو کل صومالیہ بھی مذہب کے نام پر سوڈان کی طرح دو ٹکڑے ہو جائیگا اور پاکستان کا بھی انڈونیشیا کی طرح مذہب کے نام پر عیسائی اور

مسلم آبادی کی تقسیم سے بٹوارہ ہو جائے گا، پرانے دنوں میں یہاں مبلغ اسلام احمد دیدات مرحوم پاکستان میں آیا تھا وہ اصل میں افریقی ممالک میں عیسائیت کے خلاف بڑے پیمانے پر تبلیغ کرتا تھا اور دنیا بھر میں عیسائی مشنریوں کی کارکردگی کی بڑی معلومات رکھتا تھا، اسنے یہاں پاکستان میں بالخصوص پنجاب میں عیسائی مشنریوں کی کارکردگی کی جو رفتار کے اعداد و شمار پیش کیے تو اسپر یہ بھی بتایا کہ اس رفتار کے پیش نظر وہ دن دور نہیں جو اس خطہ میں اقلیت والے عیسائی اکثریت میں تبدیل ہو جائیں، اور بغیر کسی جنگی عمل کے یہ ملک بھی عیسائی ریاست بنجائے، ہمنے احمد دیدات کی اس پیشنگوئی کو پاکستان میں نہیں تو انڈونیشیا اور سوڈان میں ضرور دیکھ لیا ہے، لیکن یہ بات بھی قارئین کو ذہن میں محفوظ رکھنی چاہئے کہ قوموں اور ملکوں کی عمر کے سو سال کو افراد کی زندگی کے ایک سال کی عمر کے برابر سمجھنا چاہئے، خیال کریں کہ پاکستان میں اسلام کی رکھوالی کے دعویدار ذہنی طور پر قرآنی تربیت لا اکراہ فی الدین کے تیار کردہ نہیں ہیں یہ لوگ صومالین لٹھ برداروں کی طرح فری میسن کی ٹرمنالاجی سے تیار کردہ ہیں، آج عالمی سامراج پھر سے دنیا میں مسلم بلاک کو اندلسی اور اسپینی مسلموں کی طرح ملیامیٹ کرنا چاہتا ہے۔

جن دنوں برطانوی سامراج ترکوں کی خلافت اسلامیہ کو توڑ رہا تھا۔ ان دنوں وہاں ڈیوٹی کرنے والے برٹن سے آئے ہوئے افسر ہمفرے نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا (جو آجکل کتابی صورت میں مارکیٹ میں موجود ہے) کہ ہمیں برطانیہ سرکار نے یہ ٹارگیٹ دیا ہوا ہے کہ دنیا بھر سے ایک سو سال کے عرصہ میں اسلام کا خاتمہ کیا جائے، اس ہدف کو پہنچنے کیلئے انہوں نے مسلم امت کیلئے مذہبی تعلیمی نصاب کا تشکیلی خاکہ بھی دیا گیا تھا جسمیں امت مسلمہ کو قرآنی تعلیم سے دور رکھنے کے بھی اشارات دئے ہوئے ہیں، اسی خاطر درس نظامی کے کتب احادیث میں فضائل قرآن کے ابواب تو لکھے گئے ہیں جن سے قرآن کو تعویذ گنڈوں کی کتاب تصور کرنے کے عندیے ملتے ہیں، لیکن مسائل قرآن کی رہنمائی ان کتابوں میں نہیں ہے جن سے قرآن کو مجموعہ قوانین اور ضابطہ حیات تصور کیا جاسکے، قرآن حکیم

میں اللہ نے اپنے آپکو اپنے صفاتی نام حلیم (یعنی بردبار اور عقل فہم سے کام لینے والا) سے دس گیارہ بار متعارف کرایا ہے لیکن افسوس کہ ہم تحمل، بردباری عقل و فہم سے کوسوں دور ہیں۔

سوامت مسلمہ کے بہی خواہوں کو یہ بات ہر وقت یاد رکھنی چاہیے کہ ہماری دینی اور ایمانی غیرت کے اظہار کا صحیح صحیح پیمانہ وہ ہے جو قرآن حکیم نے سمجھایا کہ جو لوگ رسالت کے پیکیج قرآن حکیم کی توہین کرتے ہوں تو انکی مجلس سے اتنے تک علحدہ ہو جائیں جتنے تک یہ لوگ کوئی دوسری قسم کی بات شروع نہ کریں (4-140) اور جو کافر لوگ آپکی رسالت کا انکار کرکے توہین کریں تو ان سے بھی بجائے لڑنے بھڑنے کے انہیں کہیں کہ اس مسئلہ میں آؤ کہ ہم اور آپ علمی مباحثہ کریں (13-43)

اور جو منافق قسم کے لوگ آپکی توہین کریں اور رسالت کے پیکیج کے ساتھ خود رسول علیہ السلام کی ذاتی اور شتامت کے طور پر شخصی توہین کریں وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيِقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ (9-61) یعنی آپکے ذات کے متعلق گستاخی کریں کہ معاذ اللہ آپ کانوں کے کچے ہیں تو انہیں بھی بتایا جائے کہ مَن يُحَادِدِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ (9-63) یعنی جو بھی شخص اللہ اور اسکے رسول سے جنگ لڑیگا تو اسکیلئے جہنم کی آگ ہے جسمیں وہ ہمیشہ رہیگا یہی رسوائی اور بڑی ذلت ہے (ایسے آدمی کیلئے) تو قرآن حکیم کی اس تعلیم پر غور کیا جائے، کیا تو نصیحت ملتی ہے یعنی پیغام رسول اپنی سچائی منوانے کیلئے علم و عقل کی راہ دکھاتا ہے حق سچ کسی ڈنڈے یا بندوق کا محتاج نہیں ہے کیونکہ لَاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (2-256) یعنی دین میں زور زبردستی نہیں ہے رشد و ہدایت کی راہیں گمراہی کے مقابلہ میں عیاں ہو گئی ہیں قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَاْ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ (6-104) آپ لوگوں کے ہاں تمہارے رب کی طرف سے بصیرت عقل اور خرد والے دلائل آچکے ہیں جو کوئی انہیں

دیکھتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کیلئے ہے اور جو ایسے روشن دلائل کو دیکھنے سے اندھا رہا تو اس کا وبال اسی پر ہے میں رسول تمہارے اوپر کو محافظ نہیں ہوں،

اللہ کے رسولوں کی جب انکے منکرین نے توہین کی تو رب پاک نے اپنے رسولوں کو فرمایا کہ آپ انکے علاقوں سے نکل جائیں پھر میں جانوں اور یہ تمہاری اہانت کرنے والے جانیں (11-66) (15-65-74) (44-24) (7-79) جان لو کہ قوم عاد قوم ثمود اور جاگیرداریت کا سمبالک لٹھ سردار فرعون ان سب نے اپنے اپنے دور کے انبیاء اور رسل کی توہین کی اسپر اللہ کے قانون مکافات نے فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (89-14) انپر ایسا تو عذاب پہنچانے والا چابک چلایا (جو دنیا والوں نے دیکھ لیا کہ) تیرا رب (انکی) گھات میں ہے (کہ صرف انکو آنے دو پہنچنے دو) رب پاک نے اپنے رسول ہادیٔ برحق کو فرمایا کہ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ، آپ انکو صرف نصیحت یاد دلانے والے ہیں لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ (88-22) آپ ان کے اوپر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔

قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۞ (39-15)

یعنی اے رسول آپ اعلان کردیں کہ میں تو خالص اللہ کی عبادت کرتا ہوں (اسے معبود سمجھتا ہوں) تمہارے معبودوں کا کہا نہیں مانوں گا،-----------

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

میں تمہارے خداؤں کے کہے پر نہیں چلوں گا جنکے تم پجاری ہو۔

وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ

اور نہ ہی تم لوگ عبادت کرنے والے ہو اسکی جسکا میں عبد ہوں

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

تمہارا پوجا پاٹ والا دھرم تمہارے لئے اور میرا دین (جو مجموعہ قوانین ہے وہ) میرے لئے۔

منکرین حق سے معرکہ آرائی کا قرآنی اسلوب

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۞ (6-136) کہدیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی آماجگاہوں پر اپنے منصوبوں پر کام کئے جاؤ۔ میں بھی اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتا ہوں پھر (وقت آنے پر) جلدی جان جاؤگے کہ اس دنیا کی کامیابی کس کے حصے میں آتی ہے، (اللہ کی شان تو یہ ہے کہ) ظالم نہیں پنپ پاتا اس آیت کریمہ نے صاف صاف سمجھا دیا ہے کہ دشمن سے مقابلہ میدان عمل میں کرنا ہے یعنی وہ بھی اپنے منشور پر عمل کریں آپ بھی اپنے منشور پر عمل کریں، وقت آنے پر فیصلہ ہو جائیگا۔

عزیز اللہ بوہیو
P.O-ولیج خیر محمد بوہیو
تحصیل و ضلع نوشہرو فیروز سندھ
03002663651

سامراج کے پروگرام میں انڈونیشیااور سوڈان کے بٹوارے کے بعد پاکستان کی باری ہے۔

عالمی سامراج کی سازش سے جب خلافت ترکیہ کو توڑا جارہا تھا تو ان دنوں انکی تھنک ٹینک نے اپنے سی آئی ڈی عملے کو حکم دیا کہ ایک سو سال کے عرصہ میں دنیا سے اسلام کا خاتمہ کرکے دکھاؤ، پھر جو انہوں نے اس ہدف کیلئے پلاننگ کی تو اسمیں انکے دانشوروں نے یہ حکمت پاس کی کہ لڑائیوں اور جنگوں کے ذریعے مسلم ملکوں اور آبادیوں کو فتح کرکے انہیں عیسائی بنانے کے بجائے مسلم معاشروں اور ملکوں میں اسلام سے محبت عقیدت اور اسپر عمل پیرا ہونے کے دعووں اور ناموں سے انکے اندر ایسی تنظیمیں قائم کی جائیں جو ایک طرف سے انکو رہبانیت کے طریقوں سے دنیا سے نفرت کی بنیادوں پر دین کی تبلیغ میں مگن رکھیں جس سے یہ لوگ حکم قرآن وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۞ (28-77) یعنی دنیا سے اپنا حصہ لینامت بھولو، والی فلاسفی کو بھول جائیں دوسری جانب انکے اندر ایسا تو اسلام کے نام سے کلچر متعارف کرایا جائے جو فلسفہ قرآن کہ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِيْ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ۞ (7-32) یعنی اے نبی! کہدے کہ کس نے حرام کیا ہے اللہ کے زیب و زینت والے سنگھار کو جسے نکالا ہے اسنے اپنے بندوں کیلئے" اس قرآنی پرمٹ کے خلاف مسلم لوگوں کی شکل و شباہت کارٹون قسم کی جوکر چھاپ متعارف کراؤ پھر انکے ایسے یونیفارم کو کافر اور مسلم کے فرق کے طور پر جبر سے مروج کراؤ اور لاٹھی ڈنڈے سے کام لیکر حکم قرآن لَاۤ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۞ (2-256) یعنی دین میں زور زبردستی نہیں والی آیت کو ان سے بھلادو۔ سامراج کی اس چال کو اسلام کے نام سے قائم کردہ لٹھ بردار چوہداروں کے پیڈ ورکروں کی ہڑبھونگ سے ماضی قدیم میں اسپین کے اندر امت مسلمہ کے قتل عام کے بعد انڈونیشیا میں مسلم لوگوں کو عیسائی بنابنا کر انکے آدھے حصہ پر جدا عیسائی مملکت قائم کردی اور یہی مذہبی نام کے پیڈ ورکراب صومالیہ میں بھی کلچرل بہانوں سے لباسوں کو کافر اور مسلم قرار دیتے ہوئے وہاں بھی مسلم لوگوں پر اپنا مخصوص آپریشن کر رہے ہیں جسکا نتیجہ پھر وہاں بھی ریفرنڈم کے وقت شاید اسلامی چوہداروں سے تنگ آئے ہوئے مسلم لوگ بھی چارو ناچار خود کو عیسائی ظاہر کریں پھر اسکے بعد پاکستان میں بھی دیگر مذہبی اقلیتوں کو ملا کر عیسائی مشنریوں کی قیادت میں مذہب کے نام سے بٹوارہ کرایا جائے، اصلی اور سچی جمہوریت کے تقاضوں کی روشنی میں۔ کہینگے کہ آدھا تمہاراآدھا ہمارا، ادھر تم ادھر ہم۔